

افادات کبیری
فی
تلخیص القطبی

سوالا و جواباً (اردو)

مرتب:

ابو عقیل مولانا راؤ نبیل احمد شاکر

(تعریفات قطبی)

مقدمہ العلم: وہ مقدمہ جس پر شروع فی العلم موقوف ہو وہ مقدمہ العلم کہلاتا ہے۔

منطق کی تعریف:- ایسا قانونی آلہ جسکی رعایت ذہن کو غور و فکر میں خطا سے بچا لے۔

تصور فقط: محکوم علیہ و بہ اور نسبت کا صرف تصور کرنا بغیر حکم کے جیسے انسان کا تصور کرنا۔

تصور مع الحکم: محکوم علیہ و بہ اور نسبت کا تصور کرنا مع الحکم۔ جیسے انسان کا تصور کرنا مثلاً کھڑے ہونے کیساتھ۔

حکم کی تعریف: ایک امر کی دوسرے امر کی طرف نسبت کرنا ایجابی طور پر یا سلبی طور پر۔

بدیہی کی تعریف: وہ ہوتا ہے جسکا حصول نظر و فکر سے نہ ہو۔ جیسے نار کا تصور

نظری کی تعریف: وہ ہے جسکا حصول نظر و فکر پر موقوف ہو۔ جیسے جنوں کا تصور۔

فکر کی تعریف: امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ مجھول کا علم حاصل ہو۔

آلہ کی تعریف: یہ سریانی زبان کا لفظ ہے جسکا لغوی معنی ہے۔ نشان لگانا اور اصطلاح میں اس کا معنی ہے فاعل اور

منفعل کے درمیان واسطہ کا نام ہے اس کے فاعل کا اثر منفعل تک پہنچانے میں۔

قانون کی تعریف: وہ امر کلی ہے جو اپنے تمام جزئیات پر منطبق ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعے احکام کو جانا جائے۔

موضوع کی تعریف: ہر علم کا موضوع وہ ہے جس میں اسکے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جائے برابر ہے کہ وہ اس کی

ذات کو عارض ہوں یا اس کے جز کو عارض ہوں یا امر خارج کی وجہ سے اس کے مساوی کو عارض ہوں جیسے طب کا

موضوع بدنِ انسانی ہے۔

عوارض ذاتیہ: وہ عوارض جو ذات کو یا اسکے جز کو یا امر خارج کی وجہ سے معروض کے مساوی کو لاحق ہوں۔ انکو

عوارض ذاتیہ کہتے ہیں۔

عوارض خارجیہ: وہ عوارض جو معروض سے عام ہوں یا اخص ہوں یا مباین ہوں انکو عوارض خارجیہ کہتے ہیں۔

دلالت کی تعریف: کسی شے کا اس طرح ہونا کہ ایک شے کے علم سے دوسری شے کا علم لازم آئے۔ شے اول کو دال اور شے ثانی کو مدلول کہتے ہیں۔

دوال اربعہ: یہ چار ہیں: خط: ان نقوش کو کہتے ہیں جو لفظ پر دال ہوں جیسے کتاب میں الفاظ کے نقوش۔

عقد: الفاصل للانام یعنی انگلیوں کے پوروں کو کہتے ہیں۔

نصب: سنگ میل کو کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جو کلو میٹر وغیرہ پر دلات کریں راستے کی نشاندہی کیلئے۔

اشارات تو ظاہر ہے۔

وضع کی تعریف: لفظ کو معنی کے مقابل لانے کو وضع کہتے ہیں۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام:

وضعیہ: وضع کی وجہ سے دلالت کو دلالت وضعیہ کہتے ہیں جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق پر۔

طبیعیہ: ایسی وضع جو طبیعت پر دلالت کرے اسکو دلالت طبیعیہ کہتے ہیں جیسے لفظ اُح اُح کی دلالت سینے کے درد پر دلالت طبیعیہ ہے۔

عقلیہ: وہ دلالت جو عقل کے چاہنے کی وجہ سے ہو اسکو دلالت عقلیہ کہتے ہیں۔ جیسے دیوار کے پیچھے سے سنائی دینے والے لفظ کی دلالت لافظ کے موجود ہونے پر دلالت عقلیہ ہے۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تعریف: ایسا لفظ جس کے بولنے سے اس لفظ کا معنی سمجھ میں آجائے اس کی وضع کا علم ہونے کی وجہ سے اسکو دلالت لفظیہ وضعیہ کہتے ہیں۔

(۱) مطابقی: لفظ کا بحسب الوضع اپنے عین موضوع لہ کیلئے استعمال ہونا دلالت مطابقی کہلاتی ہے جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق پر۔

(۲) تفسنی: لفظ کا بحسب الوضع اپنے ایسے معنیٰ موضوع لہ پر دلالت کرنا جو اسمیں داخل (جز) ہے دلالت تفسنی کہلاتا ہے۔ جیسے انسان کی دلالت صرف حیوان پر یا ناطق پر۔

(۳) دلالت التزامی: لفظ کا بحسب الوضع اپنے ایسے معنیٰ موضوع لہ پر دلالت کرنا جو اس سے خارج (لازم) ہے۔ جیسے انسان کی دلالت قابل علم ہونے اور صنعتہ کتابت پر۔

لزوم خارجی: امر خارج کا اس حیثیت سے ہونا کہ خارج میں معنی کے تحقق سے امر خارج کا خارج میں تحقق ہو جائے۔

لزوم ذہنی: امر خارج کا اس حیثیت سے ہونا کہ ذہن میں معنی کے تحقق سے امر خارج ذہن میں متحقق ہو جائے۔
مرکب کی تعریف: ایسا لفظ جسکے جز سے معنی مرادی پر دلالت کا قصد کیا جائے اسکو مرکب کہتے ہیں۔ جیسے رامی الحجارة میں رامی کی دلالت پھینکنے والے پر اور حجارة کی دلالت جسم معین پر۔

مفرد کی تعریف: ایسا لفظ جس کے جز سے معنی مرادی کے جز پر دلالت کا قصد نہ کیا جائے جیسے صرف حجارة۔

اداء: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ جیسے فی والا

کلمہ: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت رکھے اور اپنی ہیئت سے زمانہ معین پر بھی دلالت کرے۔

اسم: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت رکھتا ہو اور اپنی ہیئت سے زمانہ معین پر دلالت نہ کرے۔ جیسے زید

علم: وہ جس کا معنی معین ہو یعنی شخص معین کا نام ہو گا۔ جیسے زید

متواطی: وہ جس کے افراد ذہن و خارج میں مساوی ہوں۔ جیسے انسان

مشکک: وہ اسم جو اپنے افراد میں سے بعض پر اول یا اقدم یا اشد کے ساتھ صادق تو اسکو مشکک کہتے ہیں۔

مشترک: وہ اسم جس کے کثیر معنی ہوں اور وہ اپنے افراد پر برابر برابر صادق آئے تو اسکو مشترک کہتے ہیں۔

منقول: وہ اسم جسکے کثیر معنی ہوں اور پہلے ایک معنی کیلئے وضع ہو پھر دوسرے معنی کی طرف نقل کر دیا گیا ہو اسکو منقول کہتے ہیں۔

حقیقت: وہ اسم جو اپنے موضوع لہ میں استعمال ہو تو اس کو حقیقت کہتے ہیں۔

مجاز: وہ اسم جو غیر ماضع لہ میں استعمال ہو تو اس کو مجاز کہتے ہیں۔

پھر منقول کی تین اسمیں ہیں (۱) اگر اس کو نقل کرنے والے اہل شرع ہوں تو منقول شرعی۔

(۲) اگر نقل کرنے والے عرف عام ہوں تو منقول عرفی۔

(۳) اگر نقل کرنے والے عرف خاص ہو تو منقول اصطلاحی۔

تشکیک کی صورتوں کی تعریف و مثالیں:

(۱) تشکیک بالاولویۃ: وہ افراد کے اولیٰ ہونے یا نہ ہونے کا نام ہے۔ جیسے وجود کیونکہ واجب الوجود کا وجود ممکن کے وجود سے پہلے ہے اولیٰ ہے۔

(۲) تشکیک بالتقدم والتاخر: وہ یہ کہ اس لفظ کے معنی کا حصول اس کلی کے بعض پر پہلے صادق بعض پر بعد میں۔ جیسے باپ کا وجود بیٹے سے پہلے بیٹے کا بعد میں۔

(۳) تشکیک بالشدۃ والضعف: وہ یہ ہے کہ بعض افراد میں اسکے معنی کا حصول دوسرے بعض پر اشد ہو دوسرے بعض پر ضعیف ہو۔ جیسے ہاتھی کے دانت بھی سفید ہوتے ہیں اور برف بھی لیکن ہاتھی کے زیادہ (اشد) سفید ہوتے ہیں۔

ترادف کی تعریف: ایسے دو لفظ جو معنی میں موافق ہوں اسکو ترادف کہتے ہیں۔

تباہین کی تعریف: ایسے دو لفظ جو معنی میں مختلف ہوں۔

مرکب تام کی تعریف: وہ مرکب جس پر سکوت درست ہو۔

مرکب غیر تام: وہ مرکب جس پر سکوت درست نہ ہو۔

(۱) خبر و قضیہ: وہ مرکب جو صدق و کذب کا احتمال رکھے اسکو خبر و قضیہ کہتے ہیں۔

(۲) انشاء: جو صدق و کذب کا احتمال نہ رکھتا ہو اسکو انشاء کہتے ہیں۔

مفہوم کی تعریف: جو شے ذہن میں حاصل ہو۔

مفہوم کی اقسام:

(۱) کلی: وہ مفہوم جسکا نفس تصور شرکت سے مانع نہ ہو۔ جیسے انسان

(۲) جزئی: وہ مفہوم جسکا نفس تصور شرکت سے مانع ہو۔ جیسے زید

ذاتی: ایسی کلی جو ماتحت جزئیات کی نفس ماہیت ہو یا اس میں داخل ہو۔

عرضی: ایسی کلی جو ماتحت جزئیات کی نفس ماہیت خارج ہو۔

نوع کی تعریف: وہ کلی جو ماہو کے جواب میں کثیر متفق بالحقائق پر یا واحد پر بولی جائے اس کو نوع کہتے ہیں۔

جنس کی تعریف: ایسی کلی جو مختلف بالحقائق کثیرین پر ماہو کے جواب میں بولی جائے۔

(۱) جنس قریب: کسی ماہیت کی جنس قریب وہ ہوتی ہے کہ جب ماہیت کے بعض مشارکات سے ملا کر سوال کیا جائے تو جواب میں وہی (عین) جنس واقع ہو اور جب جمع مشارکات فی الجنس سے ملا کر سوال کیا جائے تو جواب میں پھر بھی عین جنس واقع ہو تو اس کو جنس قریب کہتے ہیں۔

(۲) جنس بعید: کسی ماہیت کی جنس بعید وہ ہوتی ہے کہ جب ماہیت کے بعض مشارکات فی الجنس سے سوال کیا جائے تو جواب میں عین جنس واقع ہو لیکن جب ماہیت کے بعض اور مشارکات فی الجنس سے سوال کیا جائے تو جواب میں عین جنس واقع نہ ہو بلکہ کوئی اور جنس واقع ہو اس واقع ہونے والی جنس کو جنس بعید کہتے ہیں۔

فصل کی تعریف: وہ کلی جس کو ای شے ہونی جو ہرہ کے جواب کسی شے پر محمول کیا جائے۔

(۱) فصل قریب: ایسی فصل جو نوع کو جنس قریب کے مشارکات سے ممتاز کرے اس کو فصل قریب کہتے ہیں۔

(۲) فصل بعید: ایسی فصل جو نوع جنس بعید کے مشارکات سے ممتاز کر دے اس کو فصل بعید کہتے ہیں۔

عرض لازم: وہ عرض جس کا ماحیئت سے جدا ہونا ممنوع ہو اس کو عرض لازم کہتے ہیں۔

عرض مفارق: وہ عرض جس کا ماحیئت سے جدا ہونا ممنوع ہو اس کو عرض مفارق کہتے ہیں۔

لازم بین: لازم اور ملزوم کا تصور ان کے مابین لزوم کے یقین کیلئے کافی ہو۔

لازم غیر بین: لازم اور ملزوم کا تصور ان کے مابین لزوم کے یقین کیلئے کافی نہ ہو بلکہ واسطہ کی حاجت ہو۔

سریع الزوال: وہ عرض جو جلد جدا ہو جائے۔ جیسے شرمندگی کی سرخی۔

بطیئ الزوال: دیر سے جدا ہونے والا عرض جیسے جوانی اور بڑھاپا۔

خاصہ کی تعریف: خاصہ وہ کلی ہے جو فقط ایک ہی حقیقت کے افراد پر بولی جائے قولی عرضی کے ساتھ۔

عرض عام کی تعریف: وہ کلی ہے جو حقیقت اور اس کے علاوہ کے افراد پر بولی جائے قول عرضی کے ساتھ۔

تمت التعریفات والآن نشرع فی المقاصد

سوال نمبر (1) رسالہ شمسہ کے مصنف کے حالات زندگی تحریر کریں؟

جواب: نام: علی بن عمر کاتبی قزوینی شافعی ہے۔

کنیت و لقب: آپ کی کنیت ابو الحسن اور لقب نجم الدین ہے۔

ولادت: مصنف علیہ الرحمہ کی ولادت ماہ ربیع الثانی ۴۵۰ھ میں ہوئی۔

وفات: مصنف علیہ الرحمہ کی وفات ماہ ربیع الثانی ۵۰۵ھ میں ہوئی۔

تصانیف: مصنف علیہ الرحمہ کی کئی تصانیف ہیں جن میں سے ہم چند کے نام ذکر کرتے ہیں۔

(۱) الاعتراف بالحق (۲) اثبات واجب الوجود (۳) عین القواعد فی المنطق والحکمہ (۴) جامع الدقائق فی کشف الحقائق (۵) الرسالة الشمسیة فی القواعد المنطقیة۔

سوال نمبر (2) مصنف قطبی کے حالات بیان کریں؟

جواب: نام: مصنف قطبی کا نام محمد بن محمد ہے۔

کنیت ولقب: آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور آپ کا لقب قطب الرازی تھائی تھا۔

تختانی کہنے کی وجہ: مصنف علیہ الرحمہ کے ہم نام ان کے ساتھ اوپر والی بلڈنگ میں پڑھایا کرتے تھے اور مصنف علیہ الرحمہ نیچے والی بلڈنگ میں پڑھایا کرتے تھے تو لوگ امتیاز کیلئے مصنف علیہ الرحمہ کو تختانی اور ان کو فوقانی کہتے تھے۔

ولادت: مصنف علیہ الرحمہ کی ولادت ۶۹۴ ہجری میں ہوئی۔

وفات: مصنف علیہ الرحمہ چھ ذیقعدہ الحرام ۷۶۶ ہجری میں ہوئی۔

تصانیف: مصنف علیہ الرحمہ کی کئی تصانیف ہیں جس میں سے ہم چند ایک کے نام ذکر کرتے ہیں۔ اور منطق، فلسفہ، لغت، حدیث ان موضوعات پر بھی مصنف نے کلام کیا ہے۔

(۱) رسالة فی تحقیق الکلیات (۲) رسالة فی التصور والتصدیق (۳) شرح مفتاح العلوم للسکاکی (۴) شرح الکشاف الی سورة الانبیاء (۵) تحریر القواعد المنطقیة فی شرح الرسالة الشمسیة: المعروف {القطبی}۔

سوال: نمبر (3) رسالہ شمسہ کے کتنے اور کون کون سے اجزاء ہیں نیز وجہ حصر بیان کریں؟

جواب: رسالہ شمسہ کے تین اجزاء ہیں وہ یہ ہیں۔ ایک مقدمہ اور تین مقالے اور ایک خاتمہ جن کی تفصیل یہ ہے۔

مقدمہ: اس میں دو بحثیں ہیں پہلی منطق کی تعریف وحاجت کے بیان میں اور دوسری منطق کے موضوع کے بارے میں ہے۔

تین مقالے: پہلا مفردات کے بیان میں ہے اور اس مقالے میں 4 فصلیں ہیں۔

(۱) الفاظ مفردہ کے بارے میں (۲) معنی مفردہ کے بارے میں (۳) کلی و جزئی کے بارے میں (۴) تعریفات کے بیان میں۔

دوسرا مقالہ: قضایا اور اس کے احکامات کے بارے میں ہے

تیسرا مقالہ: قیاس کے بیان میں ہے۔

خاتمہ: اس میں دو بحثیں ہیں (۱) مواد اقصیہ کے بارے میں (۲) اجزاء علوم کے بارے میں۔

وجہ حصر: مصنف علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو پانچ اجزاء پر مرتب کیا جن کا منطق میں جاننا ضروری ہے۔ وجہ حصر یہ ہے کہ شروع فی العلم اس شئی پر موقوف ہو گا یا نہیں اگر ہو گا تو وہ مقدمہ اگر نہیں تو دو حال سے خالی نہیں ہو گا اس میں مفردات سے بحث ہوگی یا مرکبات سے اگر مفردات سے بحث ہو تو وہ مقالہ اولیٰ اگر مرکبات سے ہو تو دو حال سے خالی نہیں ہو گا وہ مرکبات مقصود بالذات ہوں گے یا غیر مقصود بالذات ہوں گے اگر غیر مقصود بالذات ہوں گے تو مقالہ ثانیہ اگر مقصود بالذات ہوں گے تو دو حال سے خالی نہیں ہوں گے کہ اس میں بحث من حیث الصورة ہوگی یا من حیث المادہ بصورت اول مقالہ ثالثہ بصورت ثانی خاتمہ۔

سوال نمبر (4): شروع فی العلم تعریف، غایت، موضوع پر کیوں موقوف ہے؟

جواب: مقدمہ کی دو قسمیں ہیں (۱) مقدمہ العلم (۲) مقدمہ الکتاب۔ اور جس پر شروع فی العلم موقوف ہو گا وہ مقدمہ العلم ہو گا۔ اور یہاں مقدمہ العلم مراد ہے۔

شروع فی العلم کے تعریف پر موقوف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس علم کا تصور نہ ہو تو اس کا طالب مجہول مطلق کو طلب کرنے والا ہو گا اور مجہول مطلق کو طلب کرنا محال ہے لہذا تعریف کا جاننا ضروری ہے۔

اور حاجت پر موقوف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر اس علم کی غایت کا علم نہ ہو تو اس کا طلب کرنا عبث ہو گا۔

اور موضوع پر موقوف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی علم اپنے موضوع کے ذریعے دوسرے علم سے ممتاز ہوتا ہے جیسا کہ فقہ اور اصول فقہ: فقہ کا موضوع افعال مکلفین سے بحث کرنا اور اصول فقہ کا موضوع ان مسائل سے بحث کرنا ہے جو ادلہ شرعیہ سے مستنبط ہوتے ہیں۔ تو اس کے ذریعے فقہ اصول فقہ سے ممتاز ہو گیا۔ تو جب ان کے موضوع کا علم نہ ہو گا تو علوم خلط ملط ہو جائیں گے۔ تو لہذا موضوع کا جاننا ضروری ہے۔

سوال نمبر (5): منطق کی تعریف اور حاجت کو ایک ہی بحث میں ذکر کیوں کیا اور حاجت الی المنطق بیان کریں۔؟

جواب: منطق کی تعریف و حاجت کو ایک بحث میں ذکر اس لئے کیا کہ بیان حاجت منطق کی تعریف کی معرفت کی طرف لے جاتا ہے۔

بیان حاجت الی المنطق: نئی چیزوں کو سیکھنے کیلئے معلوم اشیاء کو ترتیب دینا پڑے گا جب ترتیب دیں گے تو ہر ترتیب ہمیشہ درست ہو ایسا نہیں ہوتا کیونکہ عقلاء کی آراء کے اندر تعارض ہوتا ہے بلکہ ایک انسان ہی اپنی فکر کے مخالف ہوتا ہے اور دونوں فکریں درست نہیں ہو سکتی ورنہ اجتماع نقیضین لازم آئے گا لہذا ہمیں حاجت پیش آئی ایک ایسے قانون کی جس کے ذریعے ہم معلومات سے مجہولات کو حاصل کرنے کے طریقوں کی معرفت حاصل کر سکیں اور افکار صحیحہ اور فاسدہ کا احاطہ کر سکیں تاکہ ہمیں پتا چلے کہ نظری کو کس طریقے سے کسب کیا جاتا ہے اور کون سی فکر صحیح ہوتی ہے اور کون سی فاسد ہوتی ہے اور وہ قانون منطق ہے۔

سوال نمبر (6): علم کی اقسام بمع تعریفات نیز مشہور تقسیم سے عدول کی وجہ تفصیلاً بیان کریں؟

جواب: علم کی دو قسمیں ہیں (۱) تصور فقط (۲) تصور مع الحکم۔

(۱) تصور فقط: محکوم علیہ، محکوم بہ اور نسبت کا صرف تصور کرنا بغیر حکم کے جیسے انسان کا تصور کرنا۔

(۲) تصور مع الحکم: محکوم علیہ، محکوم بہ اور نسبت کا حکم کے ساتھ تصور کرنا۔ جیسے قیام کے ساتھ انسان کا تصور کرنا۔

مصنف علیہ الرحمہ نے مشہور تقسیم سے عدول اس لئے کیا کہ تقسیم مشہور پر دو اعتراض ہوتے تھے۔

تقسیم مشہور پر پہلا اعتراض:

یہ تقسیم فاسد ہے کیونکہ دو خرابیوں میں سے ایک لازم ہے یا تو قسم الٰشی قسیمالہ لازم آئے گا یا قسیم الٰشی قسیمالہ لازم آئے گا جو کہ درست نہیں وہ اس طرح کہ مشہور تقسیم میں جو لفظ تصدیق ہے اس میں دو احتمال ہیں اگر تصدیق سے مراد تصور مع الحکم ہے اور تصور مع الحکم فی الواقع تصور کی قسم ہے اور تقسیم مشہور میں تصور مع الحکم کو تصور کی قسیم بنایا گیا ہے۔ تو تصدیق کا تصور کی قسم اور تصور کی قسیم بننا لازم آئے گا تو قسم الٰشی قسیمالہ کی خرابی لازم آئے گی۔

اگر تصدیق سے مراد صرف حکم ہو اور حکم تصور کی قسیم ہے اور تقسیم مشہور میں تصدیق (حکم) کو تصور کی قسم بنایا گیا ہے تو حکم تصور کی قسیم بھی بن رہا ہے اور تصور کی قسم بھی بن رہا ہے تو قسیم الٰشی قسیمالہ کی خرابی لازم آئے گی جو کہ جائز نہیں۔

تقسیم مشہور پر دوسرا اعتراض:

تصور میں دو احتمال ہیں (۱) تصور سے مراد مطلق حضور ذہنی (۲) مقید بعدم الحکم۔ اگر مطلق حضور ذہنی مراد لیں تو انقسام الٰشی الی نفسہ وغیرہ کی خرابی لازم آتی ہے کیونکہ مقسم (علم) سے مراد بھی مطلق حضور ذہنی ہے اور قسم (تصور) سے مراد بھی مطلق حضور ذہنی ہے۔

اگر مقید بعدم الحکم مراد لیتے ہیں تو اجتماع نقیضین لازم آئے گا وہ اس طرح کہ اس سے مراد مقید بعدم الحکم ہو اور جو تصدیق کے اندر تصور ہے وہ مع حکم ہے اور حکم عدم حکم دونوں نقیضیں ہیں۔

سوال نمبر (7): امام رازی علیہ الرحمہ اور حکماء کا تصدیق کے بارے میں اختلاف و فرق تفصیلاً بیان کریں؟

جواب:

امام رازی مؤقف: امام رازی علیہ الرحمہ کے نزدیک تصدیق تصورات ثلاثہ اور حکم کے مجموعے کا نام ہے۔

حکماء کا مؤقف: حکماء کے نزدیک تصدیق حکم کو کہتے ہیں۔

دونوں مذاہب میں فرق: ان دونوں مذاہب میں تین طرح سے فرق ہے۔

(۱) حکماء کے نزدیک تصدیق بسیط ہے اور امام کے نزدیک مرکب ہے۔

(۲) حکماء کے نزدیک تصور طرفین تصدیق کیلئے شرط ہے اور تصدیق سے خارج ہے جبکہ امام کے نزدیک تصور طرفین تصدیق کا جز ہے اور اس میں داخل ہے۔

(۳) حکماء کے نزدیک حکم عین تصدیق ہے جبکہ امام کے نزدیک اس کا جز داخل ہے۔

سوال نمبر (8): حکم کی تعریف تحریر کریں؟

جواب: حکم کی تعریف: ایک امر کی دوسرے امر کی طرف نسبت کرنا ایجابی طور پر یا سلبی طور پر۔

سوال نمبر (9): تصور و تصدیق کی اقسام بمع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: تصور و تصدیق میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔

تصور کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بدیہی (۲) نظری

بدیہی کی تعریف: وہ ہوتا ہے جس کا حصول نظر و فکر سے نہ ہو۔ جیسے نار کا تصور۔

نظری کی تعریف: وہ ہے جس کا حصول نظر و فکر پر موقوف ہو۔ جیسے جن کی حقیقت کا تصور۔

تصدیق کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بدیہی (۲) نظری

بدیہی کی تعریف: جس کا حصول نظر و فکر پر موقوف نہ ہو۔ جیسے نفی و اثبات جمع نہیں ہو سکتے۔

نظری کی تعریف: وہ ہے جس کا حصول نظر و فکر پر موقوف ہو۔ جیسے عالم حادث ہے۔

سوال نمبر (10): تمام تصورات و تصدیقات بدیہی یا نظری نہیں ہو سکتے ان دونوں کو دلیل سے مزین کریں؟

جواب: تمام تصورات و تصدیقات بدیہی نہیں ہیں اور نہ ہی تمام نظری ہیں کیونکہ اگر تمام کو بدیہی مانیں تو ہمارے لئے کوئی شئی مجھول نہ ہوگی اور اگر ہم تمام کو نظری مانیں تو دور و تسلسل لازم آئے گا جو کہ باطل ہیں۔ لازم کس

طرح ہیں۔ وہ اس طرح ایک شئی کا حصول دوسری پر موقوف ہو دوسری کا تیسری پر تو ہیں اگر چلتا رہے تو تسلسل اگر واپس آجئے تو دور لازم آئے گا کہ جیسے الف کا سمجھنا موقوف ہے با پر اور باء کا سمجھنا الف پر موقوف ہے تو یہ دور ہے کیونکہ اس سے تحصیل حاصل کی خرابی لازم آتی ہے جو کہ باطل ہے لہذا دور بھی باطل ہوا تو اس طرح دور لازم آرہا ہے اگر بطریق تسلسل دیکھیں تو حصول علم موقوف ہوگا مالا نہایہ کے استحضار پر اور مالا نہایہ کا استحضار محال ہے اور محال پر موقوف بھی محال ہوتا ہے لہذا تسلسل بھی محال ہوا۔

سوال نمبر (11): فکر کی تعریف کریں نیز اس کی وضاحت کرتے ہوئے علل اربعہ کی وضاحت کریں نیز ترتیب کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب: فکر کی تعریف: امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ امر مجہول کا علم حاصل ہو جائے۔ جیسے عالم کے حدوث کی تصدیق کا ارادہ کریں تو ہم عالم اور حدوث کے درمیان متغیر کو بڑھا دیں گے پھر ہم حکم لگائیں گے کہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر حادث ہے تو ہمیں حدوث عالم کی تصدیق حاصل ہوگی۔

اور یہ تعریف علل اربعہ پر مشتمل ہے وہ اس طرح کہ لفظ ترتیب سے علت صوری کی طرف اشارہ ہے وہ ہئیت اجتماعیہ جو عقل کو تصورات و تصدیقات سے حاصل ہو۔ اور لفظ ترتیب سے علت فاعلیہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ ہر ترتیب کیلئے مرتب ہونا ضروری ہے۔ اور لفظ معلومہ سے علت مادیہ کی طرف اشارہ ہے اور للتادی الی المجہول سے علت غائیہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس ترتیب سے غرض مجہول تک ذہن کو پہنچانا ہے۔

ترتیب کی تعریف: لغوی معنی ہر شے کو اس کے مرتبے میں رکھنا اور اصطلاح میں متعدد اشیاء کو اس طرح بنادینا کہ ان پر ایک ہی نام بولا جائے اور ایک دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان میں تقدم و تاخر ہو

سوال نمبر (12): منطق کی تعریف بیان کریں نیز فوائد و قیود ذکر کریں؟

جواب: منطق کی تعریف: ایسا قانونی آلہ جس کے ذریعے ذہن کو غلطی سے بچایا جائے۔

فوائد و قیودات: اس کے فوائد و قیود یہ ہیں کہ لفظ آلہ یہ جنس کے بمنزلہ کے ہے کیونکہ اس میں تمام علوم عالیہ کے علاوہ تمام کے تمام آلات بننے والی چیزیں شامل ہو گئیں اور لیکن جب قانونیہ کہا تو کاریگروں کے آلات جزئیہ نکل

جائیں گے اور تعصم مراعاتھا الذھن عن الخطاء فی الفکر سے وہ علوم قانونیہ نکل جائیں گے جنکی رعایت فکر میں بے راہ روی سے نہیں بچاتی جیسا کہ علوم عربیہ مثلاً صرف و نحو وغیرہ

تعریف کی وضاحت: ناکہ: یہ سریانی زبان کا لفظ ہے جسکا لغوی معنی ہے۔ نشان لگانا اور اصطلاح میں اس کا معنی فاعل اور منفعل کے درمیان اس واسطہ کا نام ہے جو فاعل کا اثر منفعل تک پہنچائے۔

جیسا کہ آری بڑھتی کیلئے کہ وہ لکڑی اور نجار کے درمیان واسطہ ہے اس کے اثر کو پہنچانے کیلئے اور دوسری قید جو ہے (وصول اثر الیہ) وہ علت متوسطہ کو نکالنے کیلئے ہے جو واسطہ ہوتی ہے فاعل اور منفعل کے درمیان کیونکہ شئی کی علت کی علت اس شئے کیلئے علت ہوتی ہے۔ جیسے الف علت ہے باء کی باء ج کی تو الف ج کی بھی علت ہوا لیکن باء کے واسطہ سے تو فرمایا کہ اگرچہ یہ علت ہے لیکن اثر پہنچانے میں علت نہیں کیونکہ وہاں (اثر پہنچانے میں) علت قریبہ کا اعتبار ہے اور یہ علت بعیدہ ہے لہذا یہ اثر پہنچانے میں علت نہیں ہو سکتی۔

والقانون: یہ وہ امر کلی ہے جو اپنے تمام جزئیات پر منطبق ہوتا ہے تاکہ اس کے احکام کو جانا جائے۔ جیسا کہ نحاۃ کا قول ہے کہ ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے اور منطق بھی قوۃ عاقلہ اور مطالب کسبیہ کے درمیان اکتساب میں واسطہ ہے اور منطق قانون ہے۔ کیونکہ اس کے تمام مسائل قوانین کلیہ ہیں جو کہ اس کے تمام جزئیات پر منطبق ہوتے ہیں۔

تعصم مراعاتھا الذھن عن الخطاء فی الفکر: اس میں کہا کہ منطق خود نہیں بچاتی بلکہ اس کی رعایت اس کو بچاتی ہے کیونکہ اگر منطق ہی اس کو بچائے تو منطقی کو کوئی خطاء لاحق نہ ہوتی حالانکہ ایسا نہیں ہے کہ بعض اوقات اس آلہ کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے وہ خطاء کر جاتا ہے۔

سوال نمبر: (13) ماتن نے رسموہ کہا اور حدہ نہ کہا اس کی وجہ تفصیلاً قطبی کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: ماتن نے اس تعریف کو رسم اس لیے کہا کہ منطق کا آلہ ہونا اس کے عوارضات میں سے ایک عارض ہے اور عوارض ذات سے خارج ہوتے ہیں نیز یہ تعریف غایت کے ساتھ تعریف ہے اور شئے کی غایت شئے سے خارج ہوتی ہے خارج سے تعریف کرنا رسم کہلاتا ہے اس وجہ سے انہوں نے رسم کہا۔

سوال نمبر (14): کیا علم منطق تمام کا تمام بدیہی ہے یا کبھی اس مسئلہ کو دلیل سے مزین کریں؟

جواب: باتن نے منطق کی طرف حاجت کو بیان کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ منطق کی کوئی حاجت نہیں کیونکہ منطق بدیہی ہے دلیل یہ ہے کہ اگر منطق بدیہی نہ ہو تو کسی ہوگی تو کسی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے قانون کی طرف محتاجی ہوگی اور وہ بھی دوسرے پر محتاج ہوگا۔ یوں دور و تسلسل لازم آئے گا اور یہ محال ہیں لہذا تمام منطق بدیہی ہے۔

اعتراض کا جواب: منطق کے جمیع اجزاء نہ تو بدیہی ہیں اور نہ ہی نظری ورنہ اسکے تعلم سے بے پرواہی ہوتی اور نہ ہی کسی ہے ورنہ دور و تسلسل لازم آتا جیسا کہ معترض نے ذکر کیا بلکہ بعض بدیہی ہے جیسے شکل اول اور بعض نظری جیسے باقی اشکال اور بعض کسی وہ مستفاد ہوتے ہیں بدیہی سے۔

سوال نمبر (15) موضوع کسے کہتے ہیں نیز عوارض کی تعریف و اقسام کتاب کی روشنی میں تحریر کریں نیز منطق کا موضوع کیا ہے؟

جواب: موضوع کی تعریف: ہر علم کا موضوع وہ ہے جس میں اس کے عوارض ذاتیہ بحث کی جائے برابر ہے کہ وہ اسکی ذات کو عارض ہوں یا اسکے جز کو عارض ہوں یا امر خارج کی وجہ سے اس کے مساوی کو عارض ہوں جیسے طب کا موضوع بدنِ انسانی ہے۔

عوارض: عوارض کی چھ قسمیں ہیں: تین ذاتی تین خارجی۔

عوارض ذاتیہ: وہ عوارض جو ذات کو یا اسکے جز کو یا امر خارج کی وجہ سے معروض کے مساوی کو لاحق ہوں۔ ان کو عوارض ذاتیہ کہتے ہیں۔

عوارض خارجیہ: وہ عوارض جو معروض سے عام ہوں یا اخص ہوں یا مابین ہوں انکو عوارض خارجیہ کہتے ہیں۔

منطق کا موضوع: منطق کا موضوع معلومات تصوری و تصدیقی ہے کیونکہ منطقی وہ تصور و تصدیق سے ہی بحث کرتا ہے اس حیثیت سے کہ وہ مجہول تصوری و تصدیقی تک پہنچاتے ہیں۔

سوال نمبر (16) قول شارح و حجت کسے کہتے ہیں نیز انکی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

قول شارح: موصل الی التصور کو کہتے ہیں۔ اس کو قول اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اکثر طور پر مرکب ہوتا ہے اور قول مرکب کے مترادف ہوتا ہے اور شارح اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اشیاء کی ماہیت کی وضاحت کرتا ہے۔

جحت: موصل الی التصدیق کو جحہ کہتے ہیں۔ جحت اس لیے کہتے ہیں کہ جو شخص بھی اپنے مطلوب پر اس کے ذریعے استدلال کرے گا وہ مد مقابل پر غالب آجائے گا۔

سوال نمبر (17): موصل الی التصور کو موصل الی التصدیق پر مقدم کیوں کیا دلیل کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ موصل الی التصور تصورات ہیں اور موصل الی التصدیق تصدیقات ہیں اور تصور طبعاً تصدیق پر مقدم ہے تو اس وجہ سے موصل الی التصور کو مقدم کیا تاکہ وضع طبع کے مطابق ہو جائے۔

سوال نمبر (18): لان کل تصدیق لا بد فیہ من تصور المحکوم علیہ “ اس عبارت سے ماتن نے کون سے دو فائدوں پر تنبیہ کی ہے؟

جواب: اس عبارت سے ماتن نے جن دو فائدوں پر تنبیہ کی ہے وہ یہ ہیں۔

(۱): تصدیق کیلئے محکوم علیہ کا ہونا ضروری ہے آگے عام ہے کہ چاہے وہ ذات کے ساتھ ہو یا امر صادق علیہ کے اعتبار سے ہو۔ یعنی کسی بھی طریقے سے اس کا علم ہو اس سے حقیقت کا علم مراد نہیں ہے کیونکہ اکثر چیزیں ایسی ہیں جن پر ہم حکم تو لگاتے ہیں لیکن ہم حقیقت کو نہیں جانتے۔ جیسے رب تعالیٰ کیلئے سمیع اور بصیر ہونا۔ لہذا اس عبارت کا مطلب یہ ہو گا کہ محکوم علیہ کا کسی بھی طریقے سے علم ہو نہ کہ صرف حقیقت مراد ہے۔

(۲): من تصور الحکم لا تمنع من جہل احد هذه الامور مصنف نے کہا کہ لفظ حکم دو معنوں میں مشترک ہے ایک وقوع نسبت اور ایک لا وقوع نسبت، دوسرا معنی ایقاع نسبت اور انتزاع نسبت تو کہا کہ یہاں پہلے حکم سے مراد وقوع وعدم وقوع مراد ہے اور دوسرے حکم سے مراد ایقاع و انتزاع ہے۔

سوال نمبر (19): پہلا مقالہ کس بارے میں ہے اور اس میں کتنی فصلیں ہیں نیز منطقی لفظ ودالات سے بحث کیوں کرتے ہیں؟

جواب: پہلا مقالہ مفردات کے بیان میں ہے اور اسمیں چار فصلیں ہیں (۱) الفاظ کے بیان میں ہے (۲) معنی مفردہ کے بیان میں ہے (۳) کلی و جزئی کے بارے میں ہے (۴) تعریفات کے بیان میں ۔

منطقی بحیثیت منطقی ہونے کے الفاظ سے بحث نہیں کرتے وہ موصل الی التصور سے بحث کرتے ہیں اور جو جنس و فصل سے بحث کرتے ہیں وہ بھی الفاظ نہیں ہوتے بلکہ ان کے معنی ہوتے ہیں اسی طرح وہ موصل الی التصدیق سے بحث کرتے ہیں جو کہ قضایا کے مفہومات ہوتے ہیں نہ کہ الفاظ لیکن منطقی لفظ سے صرف بحث اس لیے کرتے ہیں کہ معانی کا افادہ و استفادہ چونکہ لفظ سے ہوتا ہے اس لیے لفظ سے بحث کرتے ہیں تو یہ نظر (لفظ سے بحث کرنا) مقصود بالعرض ہے اور مقصد ثانی ہے۔ اور دلالت سے بحث اس لیے کرتے ہیں کہ الفاظ معانی پر دال ہوتے ہیں اور اسی لیے ہی دلالت کی بحث کو مقدم کیا ۔

سوال نمبر (20) دلالت کی تعریف و اقسام قطبی کی روشنی میں نیز وضع کی تعریف تحریر کریں؟

جواب: دلالت کی تعریف: کسی شے کا اس طرح ہونا کہ ایک شے کے علم سے دوسری شے کا علم لازم آئے ۔ شے اول کو دال اور شے ثانی کو مدلول کہتے ہیں ۔

اگر دال لفظ ہو تو دلالت لفظیہ ورنہ غیر لفظیہ جیسے خط و عقد و نصب و اشارات ۔

دوال اربعہ: یہ چار ہیں: خط: ان نقوش کو کہتے ہیں جو لفظ پر دال ہوں جیسے کتاب میں الفاظ کے نقوش۔

عقد: المفاصل للانام یعنی انگلیوں کے پوروں کو کہتے ہیں ۔

نصب: سنگ میل کو کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جو کلو میٹر وغیرہ پر دلات کریں راستے کی نشاندہی کیلئے ۔

اشارات تو ظاہر ہے ۔

وضع کی تعریف: لفظ کو معنی کے مقابل لانے کو وضع کہتے ہیں ۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام :

وضعیہ: واضع کی وضع کی وجہ سے دلالت کو دلالت وضعیہ کہتے ہیں جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق پر۔

طبعیہ: ایسی وضع جو طبیعت پر دلالت کرے اسکو دلالت طبعیہ کہتے ہیں جیسے لفظ اُح اُح کی دلالت سینے کے درد پر دلالت طبعیہ ہے۔

عقلیہ: وہ دلالت جو عقل کے چاہنے کی وجہ سے ہو اسکو دلالت عقلیہ کہتے ہیں۔ جیسے دیوار کے پیچھے سے سنائی دینے والے لفظ کی دلالت لافظ کے موجود ہونے پر دلالت عقلیہ ہے۔

سوال نمبر (21) منطقی کا مقصود کون سی دلالت ہے اور دلالت وضعیہ کی تعریف نیز اس کی اقسام کی تعریف مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: منطقی کا مقصود دلالت لفظیہ وضعیہ ہے کیونکہ غیر لفظ سے منطقی بحث نہیں کرتے اور طبعیہ اور عقلیہ لفظ تو ہیں لیکن انسانوں کی طبیعتیں اور عقل مختلف ہوتی ہیں اسلئے ان سے بحث نہیں کرتے۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تعریف: ایسا لفظ جس کے بولنے سے اس لفظ کا معنی سمجھ میں آ جائے اس کی وضع کا علم ہونے کی وجہ سے اس کو دلالت لفظیہ وضعیہ کہتے ہیں۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام:

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین اقسام ہیں مطابقی، تضمنی، التزامی

مطابقی: وہ لفظ جو بحسب الوضع اپنے پورے معنی موضوع لہ کیلئے استعمال ہو۔ جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق پر۔

تضمنی: وہ لفظ جو بحسب الوضع اپنے ایسے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جو اسمیں داخل (جز) ہو۔ جیسے انسان کی دلالت صرف حیوان پر یا ناطق پر۔

دلالت التزامی: وہ لفظ جو بحسب الوضع اپنے ایسے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جو اس سے خارج (لازم) ہو۔ جیسے انسان کی دلالت قابل علم ہونے اور صنعت کتابت پر۔

سوال نمبر (22) دلالت مطابقی، تفسنی، التزامی کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب: مطابقی کی وجہ تسمیہ: مطابقی کا معنی موافق ہونے کے ہیں اور یہ اپنے موضوع لہ کے تمام اجزاء پر موافق صادق آتا ہے اس لیے اسکو مطابقی کہتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے (جب ایک جوتا دوسرے موافق ہو جائے) مطابق النعل بالنعل۔

تفسنی کی وجہ تسمیہ: یہ اپنے معنی موضوع لہ کے ایسے جز پر دلالت کرتا ہے جو اس میں داخل ہوتا ہے اس لیے اسکو تفسنی کہتے ہیں۔

التزامی کی وجہ تسمیہ: کیونکہ لفظ ہر امر خارج پر دلالت نہیں کرتا بلکہ جو اس کو لازم ہوتا ہے اس پر دلالت کرتا ہے اس لیے اس کو التزامی کہتے ہیں۔

سول نمبر (23) مطابقی، تفسنی، التزامی مس توسط وضع کی قید کیوں لگائی مختصراً وضاحت کریں؟

جواب: توسط وضع کی قید اسلیئے لگائی کہ اگر قید نہ لگاتے تو لفظ کے کل و جز میں مشترک ہونے کی وجہ سے بعض تعریفیں بعض سے ٹوٹ جاتیں۔

فائدہ: وہ اس طرح کہ جیسے لفظ امکان ہے یہ کل (خاص) کیلئے بھی اور جز (عام) کیلئے موضوع ہے اسی طرح جب لفظ مشترک ہو لازم و ملزوم کے درمیان جیسے لفظ شمس یہ جرم (ملزوم) کیلئے بھی موضوع ہے اور یہ ضوء (لازم) کیلئے بھی موضوع ہے تو یوں تصور متحقق ہوئے کہ امکان بول کر امکان عام مراد ہو یا امکان خاص اور شمس بول کر جرم مراد ہو یا ضوء مراد ہو۔

ہم نے کہا اگر قید نہ لگاتے تو مطابقی کی تعریف تفسنی و التزامی سے ٹوٹ جاتی ہے وہ اس طرح کہ جب لفظ امکان بول کر اگر امکان خاص مراد لیں تو یہ دلالت ہے لیکن یہ عام پر بھی صادق آتی ہے کیونکہ امکان اس کے لئے بھی موضوع ہے تو اس پر بھی مطابقی کی تعریف صادق آئے گی تو مطابقی تعریف غیر کے دخول سے مانع نہیں ہوگی جب ہم قید لگا دیں گے تو تفسنی اس سے خارج ہو جائے گی کیونکہ اس صورت میں لفظ امکان کی دلالت امکان عام

پر اس واسطے سے نہیں ہوگی کہ وہ اس کے لیے موضوع ہے بلکہ ایک جز پر دلالت کی طرح ہوگی جو کہ مطابقی کے تحت داخل ہوگا

التزامی سے اس طرح ٹوٹے گی کہ جیسے لفظ شمس کی دلالت جرم پر مطابقی ہوگی اور ضو پر التزامی ہے جبکہ اس پر بھی مطابقی کی تعریف صادق آئے گی کیونکہ وہ (شمس) اس کے لے بھی موضوع ہے تو جب ہم نے قید لگادی تو التزامی مطابقی کی تعریف سے خارج ہو جائے گی کیونکہ اس وقت وہ اس واسطے کے ساتھ نہیں ہوگی کہ اس کیلئے موضوع ہے بلکہ وہ مطابقی کے تحت داخل ہوگی کیونکہ اگر ہم موضوع لے کا ضو کیلئے انتفاء مان لیں تب بھی لفظ شمس کی دلالت ضو پر ہوتی ہے۔ لہذا ان وجوہات کی بناء پر ہم نے توسط وضع کی قید لگائی۔

سوال نمبر (24) دلالت التزامی میں لزوم سے کیا مراد ہے نیز کونسا لزوم ضروری ہے مع دلیل بیان کریں ؟

جواب: دلالت التزامی میں لزوم سے مراد لزوم ذہنی ہے اور لزوم ذہنی ہی شرط ہے ۔

لزوم کی دو قسمیں ہیں: لزوم ذہنی، لزوم خارجی

لزوم خارجی: امر خارج کا اس حیثیت سے ہونا کہ خارج میں معنی کے تحقق سے امر خارج کا خارج میں تحقق ہو جائے ۔

لزوم ذہنی: امر خارج کا اس حیثیت سے ہونا کہ ذہن میں معنی کے تحقق سے امر خارج ذہن میں متحقق ہو جائے ۔

دلالت التزامی میں لزوم ذہنی شرط ہے نہ کہ لزوم خارجی کیونکہ اگر لزوم خارجی شرط ہوتا تو دلالت التزامی اسکے بغیر متحقق نہ ہوتی جبکہ ایسا نہیں ہوتا تو لازم باطل ہوا تو ملزوم بھی باطل ہوا۔

سوال نمبر (25) دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام کے مابین نسبت بیان کریں نیز وجہ نسبت بھی بیان کریں ؟

جواب: مصنف نے کہا کہ مطابقی تضمنی کو مستلزم نہیں ہے اور التزامی کو مستلزم ہونا غیر متیقن ہے کیونکہ لازم ذہنی کے وجود کا ہر ماہیت کیلئے ہونا کہ اسکے تصور سے اسکے لازم کا تصور آئے یہ غیر معلوم ہے تو اس سے ظاہر ہو گیا کہ التزامی تضمنی کو مستلزم نہیں

ہے بہر حال وہ دونوں (تضمنی والتزامی) مطابقی کے بغیر نہیں پائی جاسکتی کیونکہ یہ دونوں اس کے تابع ہیں اور تابع بغیر متبوع کے نہیں پایا جاتا۔

سوال نمبر (26) مرکب و مفرد کی تعریف بیان کریں نیز مفرد کی چار صورتیں بھی مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: مرکب کی تعریف: ایسا لفظ جسکے جز سے معنی مرادی پر دلالت کا قصد کیا جائے اسکو مرکب کہتے ہیں۔ جیسے رامی الحجارة میں رامی کی دلالت پھینکنے والے پر اور حجارة کی دلالت جسم معین پر۔

مفرد کی تعریف: ایسا لفظ جس کے جز سے معنی مرادی کے جز پر دلالت کا قصد نہ کیا جائے جیسے صرف حجارة۔

مفرد کی صورتیں: (۱) لفظ کا جز نہ ہو۔ جیسے ہمزہ استتھام (۲) لفظ کا جز ہو لیکن معنی کے جز پر دلالت نہ ہو۔ جیسے زید (۳) لفظ کا جز ہو معنی کے جز پر دلالت بھی کرے لیکن معنی مرادی کا جز نہ ہو۔ جیسے عبد اللہ جب یہ علم ہو۔ (۴) لفظ کا جز ہو معنی کا جز بھی ہو اور وہ دلالت بھی کرے لیکن وہ دلالت مقصود نہ ہو۔ جیسے حیوان ناطق جب یہ علم ہو۔

سوال نمبر (27) مرکب کو مفرد پر مقدم کرنے کی وجہ بیان کریں؟

جواب: سوال ہوا کہ آپ نے مرکب کو مفرد پر مقدم کر دیا حالانکہ مفرد طبعاً مقدم ہوتا ہے تو ہم نے کہا کہ مفرد و مرکب دو اعتبار ہیں (۱) بحسب الذات اس سے مراد یہ کہ جس پر مفرد صادق آئے (۲) بحسب المفهوم لفظ کو جس کے مقابلے میں وضع کیا گیا ہو۔ جیسے کاتب اسکا مفہوم وہ شے ہے جس کے لئے کتابت ہو اور ذات وہ ہے جس پر کاتب صادق آئے افراد انسان میں سے۔ جو مفرد مرکب پر طبعاً مقدم ہے وہ اگر بحسب ذات ہو تو یہ بات مسلم ہے اور جو ہم نے تاخیر کی ہے وہ تعریف میں کی ہے جو کہ بحسب ذات نہیں ہوتی بلکہ بحسب مفہوم ہوتی ہے۔ اگر اس سے مراد بحسب مفہوم لیں تو یہ ممنوع ہے کیونکہ مرکب میں جو قیودات ہیں وہ وجودی ہیں اور مفرد میں جو قیودات ہیں وہ عدمی ہیں اور تصور میں وجودی عدمی پر سابق ہوتی ہے تو اسی وجہ سے تعریف میں مفرد کو مؤخر کیا اور احکام و اقسام میں مقدم کیا کیونکہ وہ بحسب ذات ہوتی ہیں۔

سوال نمبر (28) مقسم میں لفظ کی اقسام بیان کرتے ہوئے دلالت مطابقی کا اعتبار کیوں کیا؟

جواب: مقسم میں دلالت مطابقی کا اعتبار کرنے میں انھوں نے دو وجہ بیان کی ہیں ایک مصنف نے اور ایک شارح نے ماتن کہتے ہیں کہا افراد و ترکیب میں لفظ کے معنی کے جز پر دلالت کرنے اور نہ کرنے میں دلالت مطابقی معتبر ہے کیونکہ اگر التزامی یا تفضنی کا اعتبار کریں تو ایسا مرکب لفظ جو دو لفظوں سے مرکب ہو دو بسیط معنی کیلئے تو ایسے اس لفظ کا مفرد ہونا لازم آئے گا کیونکہ اس کا کوئی جز ہی نہیں ہوتا اور یہ بھی لازم آئے گا کہ ایسا لفظ جو دو لفظوں سے مرکب ہو اس معنی کیلئے جس کا لازم ذہنی بسیط ہو اس کا مفرد ہونا لازم آئے گا۔

سوال نمبر (29) لفظ مفرد کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں نیز ہر ایک کی تعریف مع امثلہ وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب: لفظ مفرد کی تین قسمیں ہیں

(۱) اداة: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔ جیسے فی ولا۔ اس کو اداة اس لیے کہتے ہیں کہ اداة کا معنی آلہ ہے اور یہ بعض الفاظ کو بعض کے ساتھ ملانے کے لئے آلہ بنتا ہے اس لیے اس کو اداة کہتے ہیں۔

(۲) کلمہ: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت رکھے اور اپنی ہیئت سے زمانہ معین پر بھی دلالت کرے۔ اس کو کلمہ اس لیے کہتے ہیں یہ کلم سے مشتق ہے جس کا معنی ہے زخمی کرنا اور جب کلمہ زمانہ پر دال ہوتا ہے اور زمانہ متجدد ہوتا ہے تو گویا کہ یہ اپنے معنی کے تغیر سے دل کو زخمی کر دیتا ہے۔

(۳) اسم: وہ لفظ مفرد جو اکیلے خبر دینے کی صلاحیت رکھتا ہو اور اپنی ہیئت سے زمانہ معین پر دلالت نہ کرے۔ جیسے زید۔ اس کو اسم اس لیے کہتے ہیں کہ یہ سمو سے مشتق ہے جس کا معنی ہے بلندی اور یہ الفاظ کی تمام انواع پر بلند ہوتا ہے۔

سوال نمبر (30) کلمہ کی تعریف میں ہیئہ و صیغہ کی قید کیوں لگائی بیان کریں؟

جواب: مصنف نے کلمہ کی تعریف میں ہیئت و صیغہ کی قید اس لیے لگائی تاکہ وہ الفاظ نکل جائیں جو زمانے پر دلالت تو کرتے ہیں لیکن اصل و مادہ کی وجہ سے کرتے ہیں۔ جیسے صبح، امس وغیرہ یہ اپنے مادہ کی وجہ سے دلالت کرتے ہیں نہ کہ ہیئت و صیغہ کی وجہ سے جبکہ کلمات ہیئت و صیغہ کی وجہ سے دلالت کرتے ہیں۔

سوال نمبر (31) اسم کی کتنے اعتبار سے تقسیم ہے نیز ہر ایک کی تعریف مع امثلہ، وجہ تسمیہ تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: اسم کی اولاد دو قسمیں ہیں (۱) اسم کا ایک معنی ہو گا (۲) اسم کے کئی معانی ہونگے۔ پھر اول کی تین قسمیں ہیں علم، متواطی، مشکک

(۱) علم: وہ جس کا معنی معین ہو۔ جیسے زید۔ اس کو علم کہنے کی وجہ یہ کہ اسکے معنی معین کے ہے اور جس کو ایک معنی کیلئے معین کر دیا گیا ہو تو وہ کثیر پر صادق نہیں آسکتا۔

(۲) متواطی: وہ جس کے افراد ذہن و خارج میں مساوی ہوں۔ جیسے انسان اس کو متواطی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تو اٹو سے مشتق ہے جس کا معنی ہے برابر اور یہ اپنے افراد پر برابر صادق آتا ہے۔

(۳) مشکک: وہ اسم جو اپنے افراد میں سے بعض پر اول یا اقدم یا اشد کے ساتھ صادق آئے۔ جیسے واجب الوجود کا وجود ممکن کے مقابلے میں۔ اس کو مشکک کہنے کی وجہ یہ ہی کہ اس کا معنی ہے شک کرنے والا کیونکہ جب کوئی اسم کسی پر اولیٰ صادق آئے گا اور کس پر اشد تو بندہ شک کرنے والا ہو جائے گا اس شک کی وجہ سے اس کو مشکک کہتے ہیں۔

(۲) اسم کے کثیر معنی ہوں: اس کی چار قسمیں ہیں۔ مشترک، منقول، حقیقت، مجاز

(۴) مشترک: وہ اسم جس کے کثیر معنی ہوں اور وہ اپنے افراد پر برابر برابر صادق آئے تو اس کو مشترک کہتے ہیں۔

(۵) منقول: وہ اسم جس کے کثیر معنی ہوں اور پہلے ایک معنی کیلئے وضع ہو پھر دوسرے معنی کی طرف نقل کر دیا گیا ہو۔

(۶) حقیقت: وہ اسم جو اپنے موضوع لہ میں استعمال ہو۔

(۷) مجاز: وہ اسم جو غیر ما وضع لہ میں استعمال ہو۔

پھر منقول کی تین اس میں ہیں (۱) اگر اس کو نقل کرنے والے اہل شرع ہوں تو منقول شرعی۔

(۲) اگر نقل کرنے والے عرف عام ہوں تو منقول عرفی،

(۳) اگر نقل کرنے والے عرف خاص ہوں تو منقول اصطلاحی۔

سوال نمبر (32) والتشکیک علی ثلاثہ اوجہ کی وضاحت کریں نیز ان کی مثالیں بھی ذکر کریں؟

جواب: تشکیک کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) تشکیک بالاولویۃ: وہ افراد کے اولیٰ ہونے یا نہ ہونے کا نام ہے۔ جیسے وجود کیونکہ واجب الوجود کا وجود ممکن کے وجود سے پہلے ہے اولیٰ ہے۔

(۲) تشکیک بالتقدم والتاخر: وہ یہ ہے کہ اس لفظ کے معنی کا حصول اس کلمی کے بعض پر پہلے صادق بعض پر بعد میں۔ جیسے باپ کا وجود بیٹے سے پہلے بیٹے کا بعد میں۔

(۳) تشکیک بالشدۃ والضعف: وہ یہ ہے کہ بعض افراد میں اسکے معنی کا حصول دوسرے بعض پر اشد ہو دوسرے بعض پر ضعیف ہو۔ جیسے ہاتھی کے دانت بھی سفید ہوتے ہیں اور برف بھی لیکن ہاتھی کے زیادہ (اشد) سفید ہوتے ہیں۔

سوال نمبر (33) مترادف و تباہین کی تعریف مع مثال، وجہ تسمیہ نیز تساوی و مترادف میں فرق بیان کریں؟

جواب: ہر لفظ کی دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہوئے دو چیزیں ہونگی یا مترادف ہو گا یا تباہین۔

ترادف کی تعریف: ایسے دو لفظ جو معنی میں موافق ہوں اسکو ترادف کہتے ہیں۔ اس کو ترادف کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ترادف ردیف سے ہے جس کا معنی پیچھے کے ہیں اور جب دو لفظوں کے معنی موافق ہوتے ہیں تو گویا ایک کے پیچھے دوسرا ہوتا ہے اس لیے اس کو ترادف کہتے ہیں۔

تباہین کی تعریف: ایسے دو لفظ جو معنی میں مختلف ہوں۔ اس کو تباہین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ تباہین کے معنی جدائی کے ہیں چونکہ جب دو لفظوں کے معنی مختلف ہوں گے تو گویا ان میں جدائی ہوگی اس لیے اس کو تباہین کہتے ہیں۔

تساوی و تباہین میں فرق: اتحاد فی المفہوم کو ترادف کہتے ہیں اور اتحاد فی المصداق کو تساوی کہتے ہیں۔

سوال نمبر (34) مرکب کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں ہر ایک کی تعریف مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: اولاً مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

مرکب تام: وہ مرکب جس پر سکوت درست ہو۔ جیسے زید قائم

مرکب غیر تام: وہ مرکب جس پر سکوت درست نہ ہو اور اسکو مرکب غیر مفید بھی کہتے ہیں۔ غلام زید
پھر مرکب تام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) خبر و قضیہ: وہ مرکب جو صدق و کذب کا احتمال رکھے۔ جیسے زید قاعد

(۲) انشاء: جو صدق و کذب کا احتمال نہ رکھتا ہو۔ اضر ب

پھر انشاء کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ انشاء جو طلب فعل پر دلالت کرے۔ (۲) وہ انشاء جو طلب فعل پر دلالت نہ کرے اس انشاء کو تنبیہ بھی کہتے ہیں۔ اس میں تمنی، ترجی، عقد، دعا، نداء وغیرہ داخل ہیں۔

سوال نمبر (35) مفہوم اور اسکی اقسام کی تعریف کریں؟

جواب: مفہوم کی تعریف: جو چیز ذہن میں حاصل ہو اسکو مفہوم کہتے ہیں۔

مفہوم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) کلی: وہ مفہوم جسکا نفس تصور شرکت سے مائع نہ ہو۔ جیسے انسان

(۲) جزئی: وہ مفہوم جسکا نفس تصور شرکت سے مائع ہو۔ جیسے زید

سوال نمبر (36) کلی و جزئی کی تعریف میں نفس تصور کے قید کی وجہ بیان کریں نیز کلی و جزئی کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب: کلی و جزئی کی تعریف میں نفس تصور کے قید کی وجہ یہ ہے کہ اگر نفس تصور کی قید نہ لگائیں تو کلی کی تعریف جامع نہ ہوگی کیونکہ اس سے کلیات فرضیہ خارج ہو جائیں گی اور جزئی کی تعریف میں داخل ہو جائیں گی وہ اس طرح کہ جیسے واجب الوجود اگر خارج کی طرف دیکھیں تو شرکت ممتنع ہے لیکن محض تصور کی طرف دیکھیں تو شرکت ممتنع نہیں ہے تو اسلیئے نفس تصور کی قید لگائی۔

کلی و جزی کی وجہ تسمیہ: کلی جزی کا جز ہوتا ہے جیسے انسان حیوانِ ناطق کو کہتے ہیں اور زید انسان اور شخص معین کا مجموعہ ہے تو انسان (کلی) زید (جزی) کا جز ہے تو لہذا کلی جزی کا جز ہوا اور جزی کل ہو گیا اور شئیے کا کلی ہونا جزیات کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہوتا ہے تو اس لیے جوشیز کل کی طرف منسوب ہو وہ کلی ہوتی ہے۔

اسی طرح جزی یہ کل کا جز ہوتا ہے اور کسی شئیے کا جزی ہونا کلی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہوتا ہے تو جوشیے جزی کی طرف منسوب ہو وہ جزی ہوتی ہے۔

سوال نمبر (37) منطقی جزیات سے بحث کیوں نہیں کرتے نیز ذاتی و عرضی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ کونسی کلیات ذاتی ہیں اور کون سی عرضی ہیں؟

جواب: فائدہ: علوم میں جزیات سے بحث نہیں ہوتی انکے تبدیل ہونے کی وجہ سے اور ایک جگہ جمع نہ ہونے کی وجہ سے۔
منطقی اس لیے نہیں کرتے کہ انکی غرض معلومات تصور یہ سے مجھولات تصور یہ کے ترتیب کی کیفیت کی معرفت ہوتی ہے اور وہ جزیات سے حاصل نہیں ہوتی لہذا وہ جزیات سے بحث نہیں کرتے۔
ذاتی: ایسی کلی جو ماتحت جزیات کی نفس ماحیئت ہو یا اس میں داخل ہو۔
عرضی: ایسی کلی جو ماتحت جزیات کی نفس ماحیئات خارج ہو۔

اور ذاتی میں جنس، نوع، فصل داخل ہیں اور عرضی میں خاصہ و عرض عام داخل ہیں۔

سوال نمبر (38) صاحب رسالہ شمسیہ کے مصنف نے نوع کی تعریف کیا کی ہے نیز قیود و فیودات بیان کریں؟

جواب: وہ کلی جو ماہو کے جواب میں کثیر متفق بالحقائق پر یا واحد پر بولی جائے اسکو نوع کہتے ہیں۔

قیود و فوائد: لفظ کلی جنس ہے اور: مقول علی واحد: یہ اسلیئے تاکہ اسمیں متعدد الاشخاص داخل ہو جائے اور: متفقین بالحقائق: جنس کو نکالنے کیلئے کیونکہ وہ: مختلف بالحقائق: پر بولی جاتی ہے اور: فی جواب ماہو: یہ بقیہ تین (فصل، خاصہ، عرض عام) کو نکالنے کیلئے کیونکہ وہ ماہو کے جواب میں نہیں بولی جاتی۔

سوال نمبر (39) نوع کی تعریف پر شارح کا اعتراض اور انکے نزدیک صحیح تعریف کیا ہے بیان کریں؟

جواب: جو ماتن نے تعریف کی ہے اس میں دو امور میں سے ایک لازم آتا ہے (۱) تعریف کا امر زائد پر مشتمل ہونا لازم آئے گا (۲) تعریف کا جامع نہ ہونا لازم آئے گا۔ وہ اس طرح کہ اگر ہم کثرین سے مراد عام لیتے (جو ذہن و خارج میں ہو) تو: علی واحد: لغو ہو گا کیونکہ وہ نوع جو غیر متعدد الاشخاص ہے وہ تو صرف خارج میں ہے جبکہ ذہن میں تو اس پر کثرین صادق آرہا ہے۔ اور ہم کثیر سے مراد موجود فی الخارج لیں تو وہ کلی جنکا خارج میں کوئی فرد نہیں وہ کلی کی تعریف سے خارج ہو جائیں گی کیونکہ کلی کی وہ تعریف جو آپ نے کی ہے ان پر صادق نہیں آئے گی لہذا جامع نہیں ہوگی۔

شارح کے نزدیک درست تعریف: شارح نے کہا کہ ماتن کی تعریف سے لفظ کلی اور علی واحد نکال دیں تو باقی رہے گا کہ نوع وہ ہے جو ماہو کے جواب میں متفق بالحقائق پر بولی جائے۔

سوال نمبر (40) جنس کی تعریف و فوائد و قیودات ذکر کریں نیز تمام مشترک کی وضاحت مثال سے فرمائیں؟

جواب: جنس کی تعریف: ایسی کلی جو مختلف بالحقائق کثرین پر ماہو کے جواب میں بولی جائے۔

فوائد و قیودات: شارح نے کہا کہ لفظ کلی مستدرک ہے کیونکہ اس سے المقول علی کثرین بے نیاز کر دے گا اور المقول علی کثرین یہ کلیات خمسہ کیلئے جنس ہے اور جزئیات کیلئے فصل ہے کیونکہ وہ واحد پر بولی جاتی ہیں اور مختلفین بالحقائق یہ نوع کو نکال دے گا کیونکہ وہ متفق بالحقائق پر بولی جاتی ہے اور فی جواب ماہو یہ باقی کلیات (خاصہ، عرض عام، فصل) کیلئے فصل ہے کیونکہ یہ ماہو کے جواب میں نہیں بولی جاتی۔

تمام مشترک کی وضاحت:

والمراد تمام الجزء المشترك الخ: اس عبارت سے تمام جزء مشترک کی وضاحت کر رہے ہیں فرمایا کہ تمام جزء مشترک وہ ہے جو ماہیت اور نوع آخر کے درمیان اسکے تمام اجزاء میں مشترک ہو اور اسکے علاوہ ان دونوں (ماہیت و نوع آخر) کے درمیان کوئی اور جزء مشترک نہ ہو۔

یعنی جو انکے درمیان مشترک ہو وہ جز مشترک سے خارج نہ ہو اور اگر کوئی اور جزء مشترک ہو بھی یا تو وہ تمام مشترک کا جز ہو یا نفس تمام مشترک ہو۔

مثال: حیوان انسان و فرس کیلئے تمام مشترک ہے کیونکہ انسان و فرس میں جتنی چیزیں ہیں ان میں مشترک ہے ان سب کے مجموعے کا نام حیوان ہے اب حساس جو ہے وہ تمام مشترک نہیں ہے بلکہ بعض تمام مشترک ہے کیونکہ وہ حیوان کا جز ہے اسکی دلیل یہ کہ ہم نے کہا کہ تمام مشترک وہ ہوتا ہے جس سے کوئی جز مشترک خارج نہ ہو اور حساس سے آگے متحرک بالارادہ ہے جو کہ حساس کا جز نہیں ہے اور یہ دونوں (حساس، متحرک بالارادہ) حیوان کا جز ہیں جو کہ تمام مشترک ہے لہذا ثابت ہوا کہ تمام جزء مشترک سے کوئی جز خارج نہیں ہوتا اور حیوان انسان کا جز ہے۔

سوال نمبر (41) جنس قریب و بعید کی تعریفات مع امثلہ اور اس عبارت کیون ہناک جو ابان ان کان بعیداً بمرتبة واحد کا الجسم النامی الحکی وضاحت کریں؟

جواب: جنس کی دو قسمیں ہیں۔ جنس قریب، جنس بعید۔

(۱) جنس قریب: کسی ماہیت کی جنس قریب وہ ہوتی ہے کہ جب ماہیت کے بعض مشارکات سے ملا کر سوال کیا جائے تو جواب میں وہی (عین) جنس واقع ہو اور جب جمیع مشارکات فی الجنس سے ملا کر سوال کیا جائے تو جواب میں پھر بھی عین جنس واقع ہو تو اسکو جنس قریب کہتے ہیں۔

مثال: حیوان انسان کیلئے جب ہم نے انسان کے بعض افراد اور جنس قریب کچھ افراد کو ملا کر سوال کیا تو جواب میں حیوان آیا مثلاً زید و فرس ماہا تو جواب میں حیوان واقع ہوا اور جب ہم نے تمام افراد کو ملا کر سوال کیا تو جواب میں حیوان آیا مثلاً ہم نے کہا کہ الانسان والفرس والغنم کلهم ماہم تو جواب میں پھر بھی حیوان آیا تو لہذا ثابت ہوا کہ حیوان انسان کیلئے جنس قریب ہے۔

(۲) جنس بعید: کسی ماہیت کی جنس بعید وہ ہوتی ہے کہ جب ماہیت کے بعض مشارکات فی الجنس سے سوال کیا جائے تو جواب میں عین جنس واقع ہو لیکن جب ماہیت کے بعض اور مشارکات فی الجنس سے سوال کیا جائے تو جواب میں عین جنس واقع نہ ہو بلکہ کوئی اور جنس واقع ہو اس واقع ہونے والی جنس کو جنس بعید کہتے ہیں۔

مثال: جسم نامی انسان کیلئے وہ اس طرح کہ جب ہم سوال کریں زید و فرس ماہاتو جواب آئے گا حیوان لیکن جب اور بعض مشارکات فی الجنس سے سوال کریں مثلاً الانسان والشجر ماہاتو جواب میں عین جنس واقع نہیں ہوئی اسی کو جنس بعید کہتے ہیں۔

یوں ہناک جوابان الخ:

یہاں سے جنس بعید کے جو جواب میں آئے گا اسکے مرتبوں کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ اگر جنس بعید ہو تو وہ ایک مرتبے سے ہوگی یا دو مرتبوں سے ہوگی یا دو سے زائد مرتبوں سے ہوگی اگر وہ ایک مرتبے سے ہو تو جواب دو ہو گئے جیسے جسم نامی انسان کیلئے اگر دو مرتبوں سے ہو تو جواب تین ہو گئے جیسے جسم مطلق انسان کیلئے اگر تین مرتبوں سے ہو تو جواب چار ہو گئے جیسے جوہر انسان کیلئے۔ اور جتنے جنس بعید کے عدد بڑھتے جائیں گے اتنے جواب بھی بڑھتے جائیں گے مثلاً جوہر انسان کیلئے وہ اس طرح کہ جب ہم سوال کریں کہ الانسان والفرس ماہاتو جواب میں حیوان آیا؛ ایک جواب؛ اور جب ہم نے سوال کیا کہ الانسان والشجر ماہاتو جواب میں جسم نامی آیا؛ دوسرا جواب؛ اور جب سوال کیا کہ الانسان والشجر ماہاتو جواب آیا جسم مطلق: تیسرا جواب: تو اس طرح سلسلہ چلتا جائے گا۔

سوال نمبر (42) فصل کی تعریف و فوائد و قیودات اور اسکی اقسام مع تعریفات و امثله تحریر کریں؟

جواب:

فصل کی تعریف: وہ کلی جسکو: ایّ شئی ہونی جوہرہ: کے جواب کسی شئی پر محمول کیا جائے۔

فوائد و قیودات:

لفظ کلی جنس ہے کیونکہ یہ تمام کلیات کو شامل ہے اور ہمارا قول: بمحمل علی الشئی فی جواب ایّ شئی ہو: یہ جنس، نوع، کو نکال دیتا ہے کیونکہ وہ ماہو کے جواب میں بولی جاتی ہیں نہ کہ ایّ شئی ہونی جوہرہ کے جواب میں اور جو عرض عام وہ اصلاً جواب میں بولی ہی نہیں جاتی اور: فی جوہرہ: خاصہ کو نکال دیتی ہے کیونکہ وہ اگرچہ شئی کیلئے مُمیز ہوتا ہے لیکن وہ عرض میں ممیز ہوتا ہے جبکہ فصل ذاتی کی قسم ہے لہذا یہ بھی فصل کی تعریف سے نکل جائے گا۔

فصل کی دو قسمیں ہیں۔ فصل قریب، فصل بعید۔

(۱) فصل قریب: ایسی فصل جو نوع کو جنس قریب کے مشارکات سے ممتاز کرے اسکو اس نوع کی فصل قریب کہتے ہیں۔ مثال: جیسے ناطق انسان کیلئے یہ (ناطق) انسان کو ان چیزوں سے ممتاز کر دیتا ہے جو حیوان ہونے میں اسکے شریک ہیں مثلاً فرس و غنم وغیرہ سے اسلئے اسکو فصل قریب کہتے ہیں۔

(۲) فصل بعید: ایسی فصل جو نوع جنس بعید کے مشارکات سے ممتاز کر دے اسکو فصل بعید کہتے ہیں۔

مثال: حساس انسان کیلئے کیونکہ یہ (حساس) انسان کو جنس بعید (جسم نامی) کے مشارکات سے ممتاز کرتا ہے اسلئے اسکو فصل بعید کہتے ہیں۔

سوال نمبر (43) کیا جس ماحیئت کیلئے فصل ہو اس کیلئے جنس کا ہونا ضروری ہے اور اس میں منطقیوں کا اختلاف بیان کریں؟

جواب: متاخرین: کا مذہب ہے کہ جس ماحیئت کیلئے فصل ہو اس کیلئے جنس کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

متقدمین: کا مذہب ہے کہ جس ماحیئت کیلئے فصل ہو اس کیلئے جنس کا ہونا ضروری ہے شیخ ابن سینا نے: شفاء: میں اسی کی اتباع کی ہے اور فصل کی تعریف یوں کی ہے کہ ہو کلی مقول فی جواب ای شیء ہونی جو ہرہ من جنسہ۔ تو اسکی دلائل نے تائید نہ کی اور مصنف نے اسکے ضعیف ہونے کو مشارکت فی الوجود کہہ کر تنبیہ کی اور اس احتمال کو فلو ترکبت حقیقۃ من امرین الخ کہہ کر دوسری بار اسکو وارد کیا۔

سوال نمبر (44) کیا فصل مشارکات فی الوجود سے تمیز دے گی یا نہیں نیز کیا ایسی ماحیئت کا پایا جانا ممکن ہے کہ جس میں فصل ہو جنس نہ ہو نیز کوئی ایسی ماحیئت نہیں ہو سکتی جس میں فصل ہو جنس نہ ہو اس پر شارح کی دلیل کا خلاصہ تحریر کریں؟

جواب: ماتن کے نزدیک فصل مشارکات عن الوجود سے تمیز دے گی لیکن اس وقت جب ماحیئت کیلئے جنس نہ ہو اسی بات کی طرف اپنے قول یبیز الماحیئۃ عن مشارکیہا فی جنس او وجود سے اشارہ کیا اور کہا کہ اگر ماحیئت کیلئے جنس ہو تو فصل مشارکات جنسیہ سے تمیز دے گا اور اگر جنس نہ ہو تو کم از کم یہ تو ہو گا کہ فصل ممیز مشارکات الوجود واثبیہ ہو تو لہذا جب ماحیئت کیلئے جنس نہ ہو تو وہ مشارکات عن الوجود سے تمیز دے گی۔

اور ایسی ماحیئت کا پایا جانا ممکن ہے جسکی فصل ہو جنس نہ ہو (ماتن کے نزدیک) اپنے قول کو ترکبت حقیقتہ من امرین متساوین الخ سے اشارہ کیا کہ جب کوئی ماحیئت دو متساوی امروں سے مرکب ہو تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کیلئے فصل ہوگی کیونکہ اگر ان میں سے کسی کو جنس مانیں تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی جو کہ درست نہیں ہے جیسا کہ ہم فرض کر لیں کہ کوئی ماحیئت جنس عالی اور فصل اخیر سے مرکب ہو تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کیلئے فصل ہوئی کیونکہ وہ ماحیئت کو ذاتی طور پر مشارکات فی الوجود سے ممتاز کرے گی تو اسکو ایّ شئی ہو موجود کے جواب پر محمول کیا۔

شارح کی دلیل: (۱) شارح کہتے ہیں کہ اگر ماحیئت حقیقت دو متساوی امروں سے مرکب ہو یا تو ان میں سے ایک دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوگا (۲) یا محتاج ہوگا۔

شارح نے کہا کہ ماحیئت حقیقت کے بعض اجزاء کے بعض کی طرف محتاج ہونے کے ضروری ہونے کی وجہ سے پہلی صورت محال ہے۔ اور دوسری صورت میں دونوں کے مساوی ہونے کی وجہ سے دور لازم آئے گا کیونکہ اگر کسی ایک کو ترجیح دیں گے تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں لہذا کوئی ایسی ماحیئت نہیں ہو سکتی جس میں فصل ہو جنس نہ ہو۔

سوال نمبر (45) عرض لازم و عرض مفارق کی تعریف نیز لازم کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: عرض لازم: وہ عرض جسکا ماحیئت سے جدا ہونا ممنوع ہو اسکو عرض لازم کہتے ہیں۔

عرض مفارق: وہ عرض جسکا ماحیئت سے جدا ہونا ممنوع نہ ہو اسکو عرض مفارق کہتے ہیں۔

لازم کی اقسام:

لازم کی دو قسمیں ہیں۔ لازم للوجود، لازم للماحیئت، لازم للوجود یہ کہ کسی شئے کا وجود کو لازم ہونا جیسے سیاہی حبشی کیلئے۔ اور لازم للماحیئت یہ کہ کسی شئے کا ماحیئت کو لازم ہونا جیسے زوجیۃ اربعہ کیلئے۔

لازم للماحیئۃ کی اقسام: لازم للماحیئت کی دو قسمیں ہیں۔ لازم بین، لازم غیر بین

(۱) لازم بین: لازم اور ملزوم کا تصور انکے مابین لزوم کے یقین کیلئے کافی ہو۔

لازم غیر بین: لازم اور ملزوم کا تصور ان کے مابین لزوم کے یقین کیلئے کافی نہ ہو بلکہ واسطہ کی حاجت ہو۔

مثال: جیسے اربعہ کا برابر برابر تقسیم ہونا۔ تو جو کوئی اربعہ کا تصور کرے اور برابر برابر تقسیم ہونے کا تصور کرے تو ان دونوں کے درمیان لزوم کا علم ہو جائے گا وہ یہ کہ اربعہ برابر برابر تقسیم ہوتا ہے۔

مثال: جیسے دو قائم زاویوں کا مثلث کے تیسرے زاویے کے برابر ہونا۔ تو جو کوئی محض مثلث کا تصور کرے اور دو قائم زاویے جو مثلث کیلئے قائم ہیں انکا تصور کرے تو یہ جزم ذہن میں کافی نہیں ہے کہ مثلث دو قائم زاویوں کے مساوی ہے بلکہ ایک واسطے کی طرف محتاجی ہوتی ہے۔ واسطہ وہ ہوتا ہے جو لائنہ کے بعد ہوتا ہے مثلاً ہم نے کہا کہ العالم حادث لائنہ متغیر عالم کے حدوث کا علم، واسطہ متغیر کا محتاج ہو لہذا جو لائنہ کے بعد ہو وہ ایک واسطہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر (46) عرض مفارق کی تقسیم اور اس پر شارح کا موقف بیان کریں؟

جواب:

عرض مفارق کی دو قسمیں ہیں۔

سریع الزوال: یعنی جلدی جدا ہونے والا عرض جیسے شرمندگی کی سرخی۔

بطیئ الزوال: دیر سے جدا ہونے والا جیسے جوانی اور بڑھاپا۔

شارح کا موقف:

شارح کہتے ہیں کہ یہ عرض مفارق کی تقسیم حاصر نہیں ہے کیونکہ سریع الزوال، بطیئ الزوال یہ اولاً عرض مفارق کی قسمیں نہیں ہیں کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ جسکا جدا ہونا ممتنع نہ ہو وہ بالفعل منفک بھی ہو ایسا نہیں ہے۔ اور عرض مفارق کی دو صورتیں ہیں (۱) جسکا جدا ہونا ممکن ہو اور جدا ہو بھی سہی (۲) جسکا جدا ہونا ممکن ہو اور جدا نہ ہو۔ اور یہ سریع الزوال اور بطیئ الزوال یہ دونوں اس عرض مفارق کی تقسیم ہیں جو جدا ہو بھی جاتا ہو جبکہ مصنف نے بلا واسطہ عرض مفارق کی تقسیم میں شامل کر دیا جو کہ درست نہیں ہے۔

سوال نمبر (47) خاصہ و عرض عام کی تعریف اور فوائد و قیودات بیان کریں نیز تقسیم کے عکس پر شارح کا موقف بیان کریں؟

جواب:

خاصہ کی تعریف: وہ کلی ہے جو فقط ایک ہی حقیقت کے ماتحت افراد پر بولی جائے قولِ عرضی کے ساتھ۔

تعریف کے فوائد و قیود:

لفظ کلی مستدرک ہے اور ہمارا قول فقط جنس و عرض عام کو نکال دے گا کیونکہ وہ مختلف حقیقتوں پر بولی جاتی ہیں اور ہمارا قول قولاً عرضیاً یہ نوع، فصل کو خارج کر دے گا کیونکہ ان دونوں کا اپنے ماتحت پر بولا جانا ذاتی ہوتا ہے نہ کہ عرضی۔

عرض عام کی تعریف: وہ کلی ہے جو ایک حقیقت اور اسکے علاوہ کے افراد پر بولی جائے قولِ عرضی کے ساتھ۔

تعریف کے فوائد و قیود:

ہمارا قول وغیرہ ایہ نوع و فصل و خاصہ کو خارج دے گا کیونکہ یہ تینوں ایک ہی حقیقت کے افراد پر بولی جاتی ہیں اور قول قولیاً عرضیاً یہ جنس کو نکال دے گا کیونکہ وہ ذاتی ہوتی ہے نہ کہ عرضی۔

سوال نمبر (48) کلیات خمسہ کی وجہ حصر بیان کریں؟

جواب:

کلیات خمسہ کی وجہ حصر:

کیونکہ کلی یا تو وہ ماتحت جزئیات کی نفسِ ماہیت ہوگی یا اس میں داخل ہوگی یا اس سے خارج ہوگی اگر نفسِ ماہیت ہو تو نوع اگر ماتحت جزئیات میں داخل ہو تو دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ ماہیت اور نوع آخر کے درمیان تمام مشترک ہو گا یا نہیں ہو گا اگر ہو گا تو جنس ورنہ فصل اور اگر ماتحت جزئیات سے خارج ہو تو دو حال سے خالی نہیں اگر ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو تو خاصہ ورنہ عرض عام۔

سوال نمبر (49) کلیت و جزئیت کا مدار کس پر ہے نیز خارج میں پائے جانے و نہ پائے جانے کے اعتبار سے کلی کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: کلیت و جزئیت کا مدار وجود عقلی پر ہے۔

کلی کے خارج میں پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے چھ قسمیں ہیں۔

(۱) ایسی کلی جس کا خارج میں پایا جانا ممکن ہو۔ جیسے شریک باری تعالیٰ۔

(۲) ایسی کلی جس کا خارج میں پایا جانا ممکن ہو۔ جیسے عنقاء۔

(۳) ایسی کلی جس کا خارج میں صرف ایک فرد پایا جاتا ہو۔ جیسے سورج۔

(۴) ایسی کلی جس کے خارج میں کئی افراد پائے جاتے ہوں۔ جیسے انسان۔

(۵) ایسی کلی جس کے خارج میں افراد متناہی ہوں۔ جیسے کو اکب سیارہ۔

(۶) ایسی کلی جس کے خارج میں افراد غیر متناہی ہوں۔ جیسے نفس ناطقہ بعض حکماء کے قول پر۔

سوال نمبر (50) کلی طبعی، عقلی، منطقی کی تعریف مع امثلہ وجہ تسمیہ بیان کریں نیز ان میں سے کون سی کلی خارج میں پائی جاتی ہے؟

جواب: مثال کے طور پر جب ہم کہتے ہیں الحيوان کلی تو یہاں پر تین امور ہیں (۱) حیوان کا مفہوم اور اسے کلی طبعی کہا جاتا ہے کیونکہ طبائع میں سے ایک طبیعت ہوتی ہے یا طبیعت م (خارج) میں موجود ہوتی ہے (۲) کلی کا مفہوم اور اسے کلی منطقی کہا جاتا ہے کیونکہ منطقی اسیے بحث کرتا ہے (۳) ان دونوں کا مجموعہ اور اس کو کلی عقلی کہتے ہیں کیونکہ اس کا تحقق صرف عقل میں ہی ہوتا ہے۔

وہ کلی جو خارج میں پائی جاتی ہے وہ کلی طبعی ہے کیونکہ یہ حیوان (جزی کی طرف اشارہ ہے) خارج میں موجود ہے اور لفظ حیوان یہ حیوان موجود کا جز ہے اور موجود کا جز بھی موجود ہوتا ہے تو حیوان بھی موجود ہوا جو کہ کلی طبعی ہے اور باقی دو کلیوں کے پائے جانے میں اختلاف ہے۔

سوال نمبر (51) دو کلیوں کے درمیان کونسی نسبتیں ہوتی ہیں ہر ایک کی تعریف مع امثلہ بیان کریں؟

جواب:

دو کلیوں کے درمیان چار طرح کی نسبتیں ہوتی ہیں۔ (۱) نسبت تساوی (۲) نسبت تباین (۳) نسبت عموم خصوص مطلق (۴) نسبت عموم خصوص من وجہ۔

(۱) نسبت تساوی: وہ نسبت جو دو کلیوں پر برابر برابر صادق آئے۔ انسان اور ناطق کے درمیان نسبت وہ نسبت تساوی ہے۔

(۲) نسبت تباین: وہ نسبت جس کا کوئی فرد دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے۔ جیسے انسان اور شجر کے درمیان نسبت یہ نسبت تباین ہے۔

(۳) نسبت عموم خصوص مطلق: دو کلیوں میں سے ایک کلی تو دوسرے کے تمام افراد پر صادق آئے لیکن دوسری کلی پہلی کلی کے بعض افراد پر صادق آئے۔ جیسے عالم اور ولی کے درمیان نسبت کہ ہر ولی عالم تو ہوتا ہے لیکن ہر عالم ولی ہو یہ ضروری نہیں ان کے درمیان نسبت نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔

(۴) نسبت عموم خصوص من وجہ: جس میں ایک کلی کے بعض افراد دوسری کلی کے بعض افراد صادق آئے اسی طرح دوسری کلی کے بعض افراد پہلی کلی کے بعض افراد پر صادق آئیں۔ جیسے سوداء اور انسان کے درمیان نسبت یہ نسبت عموم خصوص من وجہ ہے۔